2 حقیقی شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

سالانہ منصوبے میں مالی سال 16ء کے لیے جی ڈی پی میں 5.5 فیصد نمو کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جبکہ گذشتہ برس 4.2 فیصد نمو ہوئی تھی (**جدول 2.1**)۔ یہ فرض کیا گیا ہے کہ فصلوں کی پیداوار میں بحالی، توانائی کی رسد میں بہتری اور چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت سرمایہ کاری میں اضافہ بلند معاشی نمو کا باعث بنے گی۔ توانائی اور انفرااسٹرکچر کے منصوبوں کو م س 16ء کے لیے معاشی نمو کی حکمت عملی میں اہم اجزا کی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس میں بجلی، ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے ذیلی شعبوں سے متعلق منصوبوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ان شعبوں کے تعمیرات اور اشیا سازی کی سرگرمیوں پر وسیع اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

جدول 2.1: جی ڈی پی کی نمو

فیصد

	حصہ	نمو	
	م س15ء	م س15ء	م س16ءہ
زراعت	**20.9**	**2.9**	**3.9**
اہم فصلیں	5.3	0.3	3.2
دیگر فصلیں	2.3	1.1	4.5
گلہ بانی	11.8	4.1	4.1
صنعت	**20.3**	**3.6**	**6.8**
بڑا پیمانہ	10.6	2.4	6.0
بجلی کی پیداوار و تقسیم اور گیس کی تقسیم	1.7	1.9	6.0
تعمیرات	2.4	7.0	8.5
خدمات	**58.8**	**5.0**	**5.7**
تھوک و خردہ تجارت	18.3	3.4	5.5
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات	13.4	4.2	6.1
مالیات و بیمہ	3.1	6.2	6.5
مکاناتی خدمات	6.8	4.0	4.0
عمومی حکومتی خدمات	7.4	9.4	6.0
دیگر نجی خدمات	9.9	5.9	6.4
جی ڈی پی	**100.0**	**4.2**	**5.5**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات؛ اہداف کو منصوبہ بندی کمیشن کے جاری کردہ سالانہ منصوبہ 16-2015ء سے لیا گیا ہے۔

ہ: ہدف

فی الوقت مالی سال 16ء میں خریف کی فصلوں کو پہنچنے والے نقصان نے جی ڈی پی کی نمو کا ہدف حاصل کرنے کے امکانات کو مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ ابتدائی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ خراب موسم، وائرس کے حملوں اور زرعی اجناس کی کمزور قیمتوں کے باعث خریف کی تمام اہم فصلوں (کپاس، چاول اور گنا) کی پیداوار ہدف سے کم رہے گی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کپاس اور چاول کی فصلیں گذشتہ برس کی پیداواری سطح حاصل نہیں کر سکیں گی۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بحالی کی کچھ علامات دیکھنے میں آئی ہیں جو حوصلہ افزا ہے اور اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) اہم خام مال کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی (2) تعمیرات (جسے سرکاری شعبے کے اخراجات میں اضافے سے تقویت ملی ہے) اور گاڑیوں کے شعبوں میں بلند

نمو اور (3) کھاد کے لیے گیس کی بہتر دستیابی۔[1] تاہم، اس مثبت پیش رفت کے باوجود بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو سال کے لیے مقررہ نمو کا 6.0 فیصد ہدف حاصل کرنے کے لیے رفتار بڑھانے کی ضرورت ہے۔

جدول 2.2: خریف کی فصلوں کے پیداواری تخمینے

ملین ٹن

	اہم فصلوں میں حصہ (م س15ء)	م س14ء	م س15ء	م س16ء	
				ہدف	تخمینہ
چاول	12.4	6.8	7.0	6.9	6.6
گنا	12.1	67.5	62.8	68.0	65.4
کپاس (ملین گانٹھیں)	28.0	12.8	14.0	15.5	10.9

ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن، وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق اور کپاس کی فصل کی جائزہ کمیٹی

توقع ہے کہ شعبہ خدمات میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات اور مالیات و بیمہ کے ذیلی شعبوں (جن کا خدمات میں بحیثیت مجموعی 28.1 فیصد حصہ ہے) میں مضبوط نمو ہوگی۔ تاہم، تھوک و خردہ تجارت کے ذیلی شعبے (31.1 فیصد وزن رکھنے والے) کے امکانات واضح نہیں: تھوک و خردہ تجارت کے لیے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بہتر کارکردگی خوش آئند پیش رفت ہے تاہم چاول اور کپاس کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے زرعی پیداوار کی مجموعی خرید و فروخت کمزور رہنے کا امکان ہے۔

2.2 زراعت

خریف کی فصلوں کا ابتدائی جائزہ مشکلات کو ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ تمام اہم فصلیں اپنے اہداف حاصل نہیں کرسکیں گی تاہم امکان ہے کہ کپاس اور چاول (اہم فصلوں کی قدر اضافی میں مشترکہ طور پر تقریباً 40 فیصد حصہ کے حامل) اپنی گذشتہ برس کی پیداواری سطح بھی حاصل نہ کر پائیں (جدول 2.2)۔

اس کمزور کارکردگی کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً، گذشتہ موسم میں کپاس اور چاول کی کمزور قیمتوں نے کاشت کاروں کو دیگر فصلوں پر منتقل ہونے کی ترغیب دی (جیسے موسم بہار میں مکئی، چارہ، سبزی وغیرہ)۔ مزید برآں، جولائی 2015ء میں موسلا دھار بارشوں سے چاول اور کپاس کی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ سب سے زیادہ نقصان کپاس کی فصل کو پہنچا کیونکہ مرطوب موسم میں فصلوں پر کیڑوں اور وائرس کے حملے بھی ہوئے۔

جولائی 2015ء میں تیز بارشوں کے باوجود خریف کے دوران پانی کی دستیابی گذشتہ برس کی سطح سے کم رہی (جدول 2.3)۔[2] کھاد (یوریا اور ڈی اے پی دونوں) کے استعمال میں بھی اپریل تا ستمبر 2015ء کے دوران کمی واقع ہوئی جس کا ممکنہ سبب بڑھتی ہوئی لاگت اور کاشت کاروں کی آمدنی پر دباؤ ہے۔[3]

1 مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں کم استعمال، اطمینان بخش ذخائر اور بہتر ملکی پیداوار کے باوجود کھاد کی درآمدات بلند رہیں۔ اس کا سبب ربیع 16-2015ء میں سردیوں کے دوران کھاد کی صنعت کو گیس کی ممکنہ کٹوتی کے باعث پیدا ہونے والی قلت پر قابو کے لیے حکومت کی جانب سے 150,000 ٹن یوریا درآمد کرنے کا حکومتی فیصلہ تھا۔

2 خریف میں آبپاشی کے لیے پانی کی دستیابی 67.1 ملین ایکٹر فٹ کی اوسط سے کم ہے (ماخذ: انڈس ریور سسٹم اتھارٹی)۔

3 آخر جون 2015ء تک یوریا کی قیمت 1,882 روپے فی 50 کلوگرام سے بڑھ کر آخر ستمبر 2015ء میں 1,975 روپے ہوگئی۔ اسی مدت کے دوران ڈی اے پی کی قیمتیں بھی 3,692 روپے فی 50 کلوگرام سے بڑھ کر 3,710 روپے ہوگئیں۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ پچھلے سال کے دوران پاکستان میں کاشت کاروں کو متعدد دھچکوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً، ستمبر 2014ء کے سیلاب اور جولائی 2015ء کی موسلا دھار بارشوں سے اہم فصلوں کو نقصان پہنچا۔ کاشت کاروں کی آمدنی پر مزید دباؤ اس وقت آیا جب ملکی منڈی میں زرعی پیداوار کی قیمتوں میں عالمی رجحانات کے مطابق کمی واقع ہوئی جبکہ خام مال (بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات) کی لاگت بڑھ گئی تھی۔ کاشت کاروں کو درپیش مشکلات کا ادراک کرتے ہوئے حکومت نے 15 ستمبر 2015ء کو زرعی شعبے کے لیے 341 ارب روپے کے ریلیف پیکیج کا اعلان کیا جس میں براہِ راست نقد امداد اور آسان زرعی قرضے شامل تھے (باکس **2.1**)۔ اس پیکیج سے اگرچہ خریف کی فصل کے نتائج میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی لیکن ہمیں توقع ہے کہ کاشت کاروں کو ربیع کی فصل کی بوائی سے پہلے اشد ضروری مالی امداد حاصل ہو جائے گی۔

جدول 2.3: خام مال کی صورت حال (اپریل تا ستمبر)

	کھاد کا استعمال (ہزار میٹرک ٹن)		آبپاشی کا پانی (ملین ایکڑ فٹ)
	یوریا	ڈی اے پی	
2013ء	2851.7	616.4	65.54
2014ء	2715.5	560.5	69.27
2015ء	2660	557.6	65.48
نمو			
2014ء	-4.8	-9.1	5.7
2015ء	-2	-0.5	-5.5

ماخذ: کھاد کے لیے این ڈی ایف سی؛ آبپاشی کے پانی کے لیے اسپارکو رپورٹ؛ قرضہ کے لیے بینک دولت پاکستان

جدول 2.4: کپاس کی فصل کی کارکردگی

	رقبہ (ملین ہیکٹر)			پیداوار (ملین گانٹھیں)		
	م س15ء	م س16ء		م س15ء	م س16ء	
		ہدف	تخمینہ		ہدف	تخمینہ
پنجاب	2.32	2.42	2.25	10.28	10.50	7.40
سندھ	0.60	0.65	0.65	3.57	4.40	3.40
بلوچستان	0.04	0.04	-	0.11	0.59	0.06
کل	**2.96**	**3.12**	**2.90**	**13.96**	**15.49**	**10.86**

ماخذ: کپاس کی فصل کی جائزہ کمیٹی

مزید برآں، حکومت 2015ء کے اوائل میں چینی اور گندم برآمد کرنے کے لیے زرِ اعانت کا پروگرام شروع کر چکی ہے۔ اب تک 524 ہزار ٹن چینی برآمد کی جا چکی ہے جس سے اس پروگرام کے تحت برآمدی آمدنی کی مد میں 232.7 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔ گندم کی برآمدات سست رفتاری کا شکار ہیں اور اب تک 9.4 ہزار ٹن گندم برآمد کی جا چکی ہے جس سے 3.1 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔

کپاس (اہم فصلوں میں 28.0 فیصد حصہ)

تازہ ترین تخمینوں کے مطابق امکان ہے کہ مالی سال 16 میں کپاس کی پیداوار بڑھ کر 10.9 ملین گانٹھوں تک پہنچ جائے گی جو ہدف اور گذشتہ برس حاصل ہونے والی پیداوار سے خاصی کم ہے (**جدول 2.4**)۔[4] تیز بارشوں اور سیلاب سے پنجاب اور سندھ کے کپاس اگانے والے اہم علاقوں میں کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ کیڑوں کے حملوں نے مزید نقصان پہنچایا، خصوصاً پنجاب میں۔[5]

4 کپاس کی فصل کی جائزہ کمیٹی (سی سی اے سی) نے 14 دسمبر 2015ء کو منعقد ہونے والے اپنے چوتھے اجلاس میں کپاس کی پیداوار کے تخمینے کو 11.3 ملین گانٹھوں سے کم کر کے 10.86 ملین گانٹھیں کر دیا۔ قبل ازیں جائزہ نومبر 2015ء میں لیا گیا تھا۔

5 ماخذ: پاکستان سینٹرل کاٹن کمیٹی۔

کپاس کی پیداوار میں کمی کی توقعات کے باعث ملکی کارخانے بنولے کی خریداری میں دلچسپی رکھتے ہیں۔[6] اس سے کاشت کاروں کے نقصانات کی جزوی تلافی ہوئی ہے کیونکہ سندھ اور پنجاب کی کچھ اہم منڈیوں میں بنولے کی قیمتیں بحال ہورہی ہیں۔ اس سے قطع نظر، یہ قیمتیں ابھی تک گذشتہ برس کی اسی مدت کی سطح کے مقابلے میں کمزور ہیں۔ کپاس کی عالمی پیداوار میں کمی کے باوجود چین کی طلب میں سست روی کے باعث امکان ہے کہ عالمی منڈیوں میں کپاس کی قیمتیں پست رہیں گی۔[7]

جدول 2.5: چاول کے زیر کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)

	م س15ء	م س16ء		فیصد نمو زائد	
		ہدف	تخمینہ	م س15ء	ہدف
پنجاب	1,878	1,800	1,789	-4.8	-0.6
سندھ	782	781	720	-7.9	-7.8
خیبر پختونخوا	57	70	70 [1]	38.5	0.0
بلوچستان	174	185	174	-2.9	-5.8
پاکستان	**2,891**	**2,836**	**2,753**	**-4.8**	**-2.9**

1 خیبر پختونخوا کے رقبہ کے تخمینوں کا ابھی تک انتظار ہے۔

ماخذ: فصل کے صوبائی رپورٹنگ مراکز

شکل 2.1: چاول کی ملکی قیمت کے رجحانات

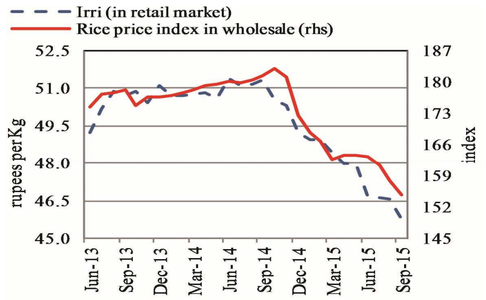

Source: Pakistan Bureau of Statistics

چاول (اہم فصلوں میں 12.4 فیصد حصہ)

فصلوں کے صوبائی مراکز کے ابتدائی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ چاول کے زیر کاشت رقبے میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 4.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے (جدول 2.5)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، کمزور قیمتوں اور پیداوار کی بڑھتی ہوئی لاگت نے کاشت کاروں کو ترغیب دی کہ وہ چاول کی جگہ چارہ اور مکئی کاشت کریں۔ جولائی 2015ء میں موسلا دھار بارشوں سے دھان کی کاشت بھی متاثر ہوئی۔ اس لیے مالی سال 16ء کے دوران اس کی مجموعی پیداوار 6.9 ملین ٹن کے ہدف کے مقابلے میں 6.6 ملین ٹن رہنے کا امکان ہے جبکہ مالی سال 15ء میں اس کی پیداوار 7.0 ملین ٹن تھی۔

پیداوار میں متوقع کمی کے باوجود ملکی منڈی میں چاول کی قیمتوں میں حالیہ مہینوں کے دوران خاصی کمی آئی (شکل 2.1)۔ قیمتوں میں تیزی سے کمی مالی سال 15ء میں چاول کی ریکارڈ فصل سے بچ جانے والے بڑے ذخیرے کے دباؤ کو ظاہر کرتی ہے۔ چاول کی وافر رسد (مالی سال 14ء اور 15ء دونوں میں بھرپور پیداوار کے سبب) اور خصوصاً باسمتی کی کمزور برآمدات کے نتیجے میں چاول کے ذخائر میں تیزی سے اضافہ ہو گیا۔[8]

6 جننگ فیکٹریوں میں کپاس کی آمد کی رفتار بھی اب تک سست رہی ہے۔ پاکستان کاٹن جنرز ایسوسی ایشن نے یکم دسمبر تک 8.6 ملین گانٹھوں کی آمد کی اطلاع دی ہے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں آنے والی 12.1 ملین گانٹھوں سے خاصی کم ہے۔

7 انٹرنیشنل کاٹن ایڈوائزری کمیٹی کی دسمبر 2015ء کی رپورٹ ذیل میں دیے گئے لنک پر دستیاب ہے:

https://www.icac.org/cotton_info/publications/updates/2015/English/ectm12_15.pdf

8 مالی سال 15ء کے دوران باسمتی چاول کی برآمدات میں 21.6 فیصد (مقداری بنیادوں پر) کمی ہوئی۔ کمی کا یہ رجحان مالی سال 16ء میں بھی جاری رہا اور جولائی تا ستمبر مالی سال 16ء میں 14.9 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی۔

جدول 2.6: گنے کے زیر کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)

	م س15ء	م س16ء		فیصد نمو زائد	
		ہدف	تخمینہ	م س15ء	ہدف
پنجاب	711	690	701	-1.4	1.6
سندھ	317	320	313	-1.3	-2.2
خیبر پختونخوا	113	130	113	0.0	-13.1
بلوچستان	1	1	1	-6.4	-34.5
پاکستان	**1,141**	**1,141**	**1,128**	**-1.2**	**-1.2**

ماخذ: فصل کے صوبائی رپورٹنگ مراکز

اس کا مطلب یہ ہے کہ چاول کی ملکی قیمتوں پر دباؤ میں کمی یا اس رجحان میں تبدیلی صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ملکی برآمدات میں خاصا اضافہ ہو جائے۔ تاہم چاول کی برآمدات میں کسی قسم کی بحالی کا امکان کم ہے۔ باسمتی چاول کے معاملے میں پاکستان کی برآمدات کو پہلے ہی متحدہ عرب امارات کی منڈی میں بھارت سے سخت مسابقت کا سامنا ہے۔

جہاں تک غیر باسمتی اقسام کا تعلق ہے، غیر باسمتی چاول کی اقسام کے سب سے بڑے برآمد کنندہ تھائی لینڈ میں شدید خشک سالی کے باعث پاکستان کے لیے اس کی برآمدات بڑھانے کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ تاہم، اس کے ساتھ ہی افریقہ کے بعض ممالک سے درآمدات کی طلب میں کمی کا امکان ہے کیونکہ اس علاقے میں بہتر فصل ہوئی ہے اور وہ ممالک درآمدات پر انحصار میں کمی کے لیے بھی پرعزم ہیں۔

آخراً، یہ توقع بھی نہیں ہے کہ چاول کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے بحالی ہوگی کیونکہ بچ جانے والے ذخائر خاصی بڑی مقدار میں موجود ہیں اور 2015ء میں چاول برآمد کرنے والے کچھ ممالک میں خشک موسم کے باوجود اچھی فصل کی پیش گوئی کی گئی ہے۔[9]

گنا (اہم فصلوں میں 12.1فیصد حصہ)

گنے کی فصل کے زیر کاشت رقبے کے لیے سال کا ہدف تقریباً حاصل کر لیا گیا (**جدول 2.6**)۔ اس کی پیداوار بڑھ کر 65.4 ملین ٹن تک پہنچ جائے گی اگرچہ یہ گذشتہ برس کی سطح 62.8 ملین ٹن سے کافی زیادہ ہے لیکن مالی سال 16ء کے سالانہ منصوبے میں مقرر کردہ 68 ملین ٹن کے ہدف سے خاصی کم ہے۔

توقع ہے کہ کاشت کاروں اور حکومت کے درمیان گنے کی قیمت کا تنازع اس برس بھی جاری رہے گا۔ چونکہ کارخانے نئی فصل کی آمد سے قبل چینی کے بڑھتے ہوئے ذخائر کو فروخت نہیں کر سکے اس لیے گنے کی کچل کاری میں تاخیر ہو گئی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ حالیہ مہینوں کے دوران رسد میں کمی کی توقعات کے باعث عالمی منڈی میں چینی کی قیمتوں میں کچھ اضافہ دیکھا گیا ہے۔[10] تاہم چینی کی عالمی قیمت ابھی تک ملکی قیمت سے کم ہے جس کی وجہ سے پاکستان سے چینی برآمد کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

---

9 مل سے نکلنے والے چاول کی عالمی پیداوار کسی تبدیلی کے بغیر ابھی تک گذشتہ برس کی سطح 494.5 ملین ٹن پر ہے (ماخذ: رائس مارکیٹ مانیٹر، والیم XVIII، شمارہ نمبر 3، اکتوبر 2015ء اقوام متحدہ کا ادارہ برائے خوراک و زراعت)۔

10 منڈی کو رسد میں تعطل کا خطرہ ہے کیونکہ زیادہ گنا برازیل (چینی کے سب سے بڑے پیدا کنندہ) میں ایتھنول کی پیداوار کے لیے بھیجا جا رہا ہے اور بھارت (چینی کا دوسرا بڑا پیدا کنندہ) میں گنے کی پیداوار میں کمی متوقع ہے۔ اس کے نتیجے میں چینی کی قیمتیں اگست 2015ء کے 230.2 ڈالر فی میٹرک ٹن سے بڑھ کر دسمبر 2015ء میں 341.3 ڈالر پر آ گئیں۔ یہ قیمتیں ابھی تک نومبر 2014ء میں ریکارڈ کی جانے والی 348.7 ڈالر فی میٹرک ٹن سے کم ہیں جب حکومت نے چینی کی برآمد پر 10 روپے فی کلوگرام مال برداری زرِاعانت کا اعلان کیا تھا۔

باکس 2.1: زراعت کے لیے ریلیف پیکیج

پاکستان میں کاشت کاروں کو مالی سال 15ء کے دوران متعدد دھچکوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً ستمبر 2014ء کے سیلاب اور جولائی 2015ء کی تیز بارشوں نے اہم فصلوں کو خاصا نقصان پہنچایا تھا۔[11] کاشت کاروں کی آمدنی پر مزید دباؤ اس وقت پڑا جب (1) ملکی منڈی میں زرعی پیداوار کی قیمتوں میں عالمی رجحانات کے مطابق کمی ہوئی[12] اور (2) خام مال (بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات) کی لاگت میں اضافہ ہوگیا۔

کسانوں کی اعانت کی خاطر حکومت نے 15 ستمبر 2015ء کو زرعی شعبے کے لیے 341 ارب روپے کے ریلیف پیکیج کا اعلان کیا جو براہِ راست نقد اعانت (147 ارب روپے) اور آسان زرعی قرضوں (194 ارب روپے) کی شکل میں تھا (**جدول 2.1.1**)۔[13]

جدول 2.1.1: ریلیف پیکیج

ارب روپے

کل	**341**
براہ راست فائدہ	147
قرضے	194
جس میں	
کپاس اگانے والوں کو نقد امداد (12.5 ایکڑ تک)	20
چاول اگانے والوں کو نقد امداد (12.5 ایکڑ تک)	20
کھاد کی قیمت میں کمی کے لیے رقوم	20
زرعی بیمہ پر پریمیم	2.5
شمسی ٹیوب ویل کے لیے قرضوں پر مارک اپ (7 سال)	12.5
بینک قرضہ ضمانت	30

ماخذ: وزیر اعظم سیکریٹریٹ کی پریس ریلیز

ریلیف پیکیج میں چاول اور کپاس کے کاشت کاروں کو بحیثیت مجموعی 40 ارب روپے کی نقد اعانت فراہم کی گئی۔ حکومت کھاد کی قیمتوں میں کمی کے لیے 20 ارب روپے کا ایک فنڈ بھی تشکیل دے رہی ہے جس سے پوٹاشیم اور نائٹریٹ کھادوں کی فی بوری قیمت میں 500 روپے تک کمی واقع ہوگی۔[14] علاوہ ازیں، حکومت کھاد سازوں پر زور دے رہی ہے کہ وہ یوریا کی قیمتوں میں 159 روپے فی بوری کا حالیہ اضافہ واپس لے لیں (جو گیس کی قیمتوں میں اضافے کے باعث کیا گیا)۔

مزید برآں، اس پیکیج کے تحت حکومت نے بعض ٹیکس اقدامات کا اعلان بھی کیا ہے۔ مثلاً:

- زرعی مشینری پر کسٹم ڈیوٹی، سیلز ٹیکس اور ود ہولڈنگ ٹیکس 45 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کر دیا گیا۔
- حکومت زرعی بیمہ پر پریمیم برداشت کرے گی جس سے 0.7 ملین چھوٹے کاشت کاروں کو فائدہ پہنچے گا۔
- 12.5 ایکڑ تک زمین کی ملکیت والے کاشت کاروں کو بلاسود قرضوں پر شمسی ٹیوب ویلز فراہم کیے جائیں گے۔ ٹیوب ویل چلانے کے لیے بجلی کی معینہ قیمت ہوگی جس میں بلند طلب کے گھنٹوں میں 10.35 روپے فی یونٹ اور کم طلب والے گھنٹوں کے لیے 8.85 روپے مقرر کیے گئے ہیں۔ ان بلوں پر سیلز ٹیکس حکومت ادا کرے گی۔
- چھوٹے کاشت کاروں کی مالکاری کے لیے بینکوں کو ضمانت فراہم کی جائے گی۔
- چاول کے تاجروں پر واجب الادا قرضوں کی واپسی کی مہلت بڑھا کر 30 جون 2016ء کر دی جائے گی۔
- چاول کے مل مالکان کو 2015-16ء کے لیے ٹرن اوور ٹیکس پر مکمل استثنا دیا گیا۔
- زرعی اجناس، پھلوں، سبزیوں اور مچھلیوں کے تاجروں کو انکم ٹیکس پر تین سال کا استثنا دیا جائے گا۔
- کولڈ چین مشینری پر سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم کر کے 7 فیصد کر دیا گیا۔
- 31 دسمبر 2016ء تک رجسٹر ہونے والے حلال گوشت کے پیداواری یونٹ کی تنصیب پر چار سال تک انکم ٹیکس کا استثنا دیا جائے گا۔

فصلوں پر اس پیکیج کے اثرات کے پیش نظر توقع ہے کہ زرِاعانت کی براہ راست اور جلد ادائیگی سے ربیع کی فصل کی پیداوار بڑھ سکتی ہے (کیونکہ نقد کی بہتر آمد و رفت سے کاشت کار کھاد اور کیڑے مار ادویات کے استعمال میں اضافہ کر سکتے ہیں)۔

---

11 پاکستان اقتصادی سروے برائے مالی سال 15ء کے مطابق ستمبر 2014ء میں تیز بارشوں اور سیلاب سے خصوصاً جھنگ، مظفر گڑھ، ملتان اور سرگودھا کے اضلاع میں کپاس، چاول اور گنے کی کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا تھا۔ علاوہ ازیں، ربیع کی فصلیں (خصوصاً گندم) خصوصاً خیبر پختونخوا اور پنجاب میں اپریل 2015ء کے دوران تیز بارشوں اور ژالہ باری سے متاثر ہوئی تھیں۔

12 مثلاً، عالمی بینک کے اناج کے لیے اجناس کی قیمتوں کے اشاریے میں مارچ 2014ء سے جون 2015ء کے دوران 22.8 فیصد کمی ہوئی۔ ملکی منڈی میں گندم اور چاول کی تھوک قیمت میں اس مدت کے دوران بالترتیب 22.3 فیصد اور 8.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔

13 اس ریلیف پیکیج کا بجٹ اثر 60 ارب روپے تک محدود رہے گا جسے دیگر زمروں میں اخراجات کو دوبارہ مختص کر کے پورا کیا جائے گا۔

14 پوٹاشیم سلفیٹ کی قیمت جولائی 2014ء کے 4,793 فی 50 کلو بوری 4,793 روپے سے بڑھ کر جولائی 2015ء میں 5,300 روپے تک پہنچ گئی جبکہ کیلشیم امونیم نائٹریٹ کی قیمت میں معمولی کمی ہوئی اور یہ اسی مدت کے دوران 1,604 روپے فی 50 کلو بوری سے کم ہو کر 1,582 روپے پر آ گئی۔

2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کچھ حوصلہ افزا علامات دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ اس سہ ماہی کے دوران سال بسال نمو بڑھ کر 3.9 فیصد ہوگئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 2.6 فیصد تھی (**جدول 2.7**)۔ اس بحالی میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا جو درج ذیل ہیں:

* صنعتوں خصوصاً غذا، فولاد، گاڑیوں، سیمنٹ اور کیمیکل کے شعبوں کو عالمی منڈی میں اہم خام مال کی مسلسل پست قیمتوں سے خاصا فائدہ پہنچا (**جدول 2.8**)۔[15] اس کے علاوہ مالکاری کی لاگت میں کمی سے فرموں کے مارجن میں اضافہ ہوا جو دوسری جانب قرض گاری کی شرحوں میں تیزی سے کمی کی بھی عکاسی کرتا ہے۔[16,17]

* سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کی وجہ سے تعمیرات کے شعبے کی مسلسل اچھی کارکردگی کے نتیجے میں سیمنٹ، شیشہ، رنگ و روغن اور فولاد کی منسلک صنعتوں کو تحریک ملی جس کی بہت ضرورت تھی۔[18]

جدول 2.7: بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو (جولائی تا ستمبر)

فیصد

	وزن	سال بسال نمو		نمو میں حصہ	
		م س15ء	م س16ء	م س15ء	م س16ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	70.3	2.6	3.9		
ٹیکسٹائل	21.0	1.5	0.7	18.4	5.8
سوتی دھاگہ	13.0	1.9	1.3	15.6	6.9
سوتی کپڑا	7.2	0.1	0.6	0.4	1.7
غذا	12.4	1.6	4.3	9.5	16.7
نباتی گھی	1.1	1.8	3.4	1.0	1.3
خوردنی تیل	2.2	-7.2	7.4	-11.1	6.9
مشروبات	0.9	11.6	12.7	13.5	10.9
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	7.4	4.5	19.2	8.2
فولاد1	5.4	13.9	-5.3	18.2	-5.2
غیر دھاتی معدنیات	5.4	2.1	4.5	8.5	12.2
سیمنٹ	5.3	2.2	4.6	8.8	12.3
گاڑیاں	4.6	13.6	31.4	26.0	44.4
جیپیں اور کاریں	2.8	11.5	46.4	10.7	31.5
کھاد	4.4	-4.1	15.1	-10.2	23.8
دوا سازی	3.6	3.2	7.2	10.2	15.6
کاغذ	2.3	1.0	-22.6	1.9	-26.6
کیمیکل	1.7	7.3	13.9	6.8	9.1
کاسٹک سوڈا	0.4	6.3	36.7	1.0	4.2
چمڑے کی مصنوعات	0.9	8.0	-0.2	5.8	-0.1

1 مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فولاد کی پیداوار میں کمی کا سبب جولائی 2015ء میں پاکستان اسٹیل مل کی مکمل بندش ہے۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

15 مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں 2.6 فیصد کمی واقع ہوئی جس نے خام مال کی پست قیمتوں سے درآمد کنندگان کو حاصل ہونے والے فائدے کا اثر زائل کر دیا۔ تاہم، چین (ہماری درآمدات کا ایک اہم ماخذ ملک) سے درآمدات پرکشش رہی ہیں کیونکہ اس مدت کے دوران چینی یوآن کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں صرف 0.2 فیصد کمی واقع ہوئی۔

16 بینکوں کی جانب سے قرضوں کی خام تقسیم پر چارج کی جانے والی بہ وزن اوسط شرح قرض گاری ستمبر 2014ء کے 11.14 فیصد سے گر کر ستمبر 2015ء میں 8.36 فیصد ہوگئی۔

17 پیداواری لاگت میں کمی نے فرموں کی مالکاری ضروریات میں بھی کمی کر دی تھی۔

18 سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر مجموعی اخراجات مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی کے 93.0 ارب روپے سے تیزی سے اضافے کے ساتھ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ کر 146.4 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ حکومت سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر اخراجات کو مالی سال 15ء کے 987.8 ارب روپے سے بڑھا کر مالی سال 16ء میں 1,235 ارب روپے تک لے جانا چاہتی ہے۔

دیگر عوامل میں کھاد کے کچھ کارخانوں کو گیس کی بہتر دستیابی شامل ہے جس سے اس شعبے کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح کارمالکاری میں اضافے کے ساتھ پنجاب حکومت کی 'اپنا روزگار' اسکیم سے بھی گاڑیوں کے شعبے کو بلند پیداوار کے حصول میں مدد ملی۔[19]

یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ متعدد فرمیں سیمنٹ، ٹیکسٹائل، لوہے و فولاد اور پیٹرولیم مصنوعات کے شعبوں میں پیداواری استعداد کی توسیع، کارخانوں میں رکاوٹیں دور کرنے (debottlenecking) کے اقدامات،[20] توازن، جدید کاری اور تبدیلی (بی ایم آر)، کوئلے سے چلنے والے یا نجی پاور پلانٹس کی تنصیب وغیرہ کے لیے سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔ براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری کے پیشِ نظر توقع ہے کہ مذکورہ بالا سرمایہ کاری کے لیے رقوم ملکی ذرائع سے فراہم کی جائیں گی۔

جدول 2.8: اہم خام مال کی عالمی قیمتیں

		پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	سال بسال نمو	
				پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
		م س 15ء	م س 16ء	م س 15ء	م س 16ء
کوئلہ (جنوبی افریقہ)	امریکی ڈالر/میٹرک ٹن	70.2	54.3	-2.9	-22.6
خام لوہا	امریکی ڈالر/میٹرک ٹن	90.4	55.0	-32.0	-39.1
تانبا	امریکی ڈالر/میٹرک ٹن	6,996	5,267	-1.3	-24.7
خام تیل (دبئ فتح)	امریکی ڈالر فی بیرل	101.5	49.9	-4.4	-50.9
ربڑ	امریکی ڈالر/میٹرک ٹن	1,832	1,457	-29.3	-20.4
پام آئل (ملائشیا)	امریکی ڈالر/میٹرک ٹن	772.0	574.0	-6.7	-25.6

ماخذ: ہیور اینالیٹکس

شکل 2.2: کھاد کے مختلف پلانٹس میں پیداواری گنجائش کا استعمال

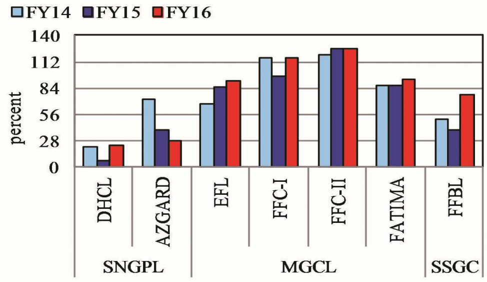

Source: National Fertilizer Marketing Limited and Corporates' websites

گیس کی بہتر دستیابی کھاد کی بلند نمو کا باعث بنی

کھاد کے کارخانوں کو گیس کی رسد میں بہتری سے اس صنعت کو مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 15.1 فیصد کی خوش آئند نمو حاصل کرنے میں مدد ملی۔ جیسا کہ **شکل 2.2** میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اشیا سازی کی تقریباً تمام اکائیوں نے گذشتہ برس کے مقابلے میں بہتری کارکردگی دکھائی ہے۔ تاہم ان وجوہات کی بنا پر کھاد کا استعمال کم رہا (1) ستمبر 2015ء کے اوائل میں یوریا اور ڈی اے پی کی قیمتوں میں اضافہ[21] (2) زرعی اجناس کی قیمتوں کے انہدام کے بعد کاشت کاروں کی آمدنی پر دباؤ اور (3)

19 پاک سوزوکی کی کارپوریٹ رپورٹ کے مطابق کمپنی نے آخر ستمبر 2015ء تک بولان اور راوی کے 32,041 یونٹ فروخت کیے تھے جبکہ 'اپنا روزگار' اسکیم کے تحت مجموعی طور پر 50,000 یونٹوں کی طلب ہے۔ توقع ہے کہ فروری 2016ء تک ساری طلب پوری ہو جائے گی۔

20 ڈی باٹل نیکنگ (debottlenecking) کسی موجود پلانٹ کی وضع یا کام کے بہاؤ میں تبدیلیوں کے ذریعے پیداواری استعداد میں اضافے کو کہتے ہیں۔

21 ستمبر 2015ء کے اوائل میں اشیا سازوں نے گیس کی قیمتوں میں اضافے کے ردعمل میں یوریا اور ڈی اے پی کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا تھا۔ تاہم، زرعی پیکیج کا اعلان کرتے وقت حکومت نے نشاندہی کی تھی کہ یوریا کی قیمتیں اپنی سابقہ سطح پر واپس جا سکتی ہیں۔

کاشت کاروں کو وفاقی بجٹ برائے 2015-16ء میں کھاد کے لیے اعلان کردہ زرِاعانت کے نوٹی فکیشن کا انتظار۔[22]

شکل 2.3: گاڑیوں میں سال بسال نمو

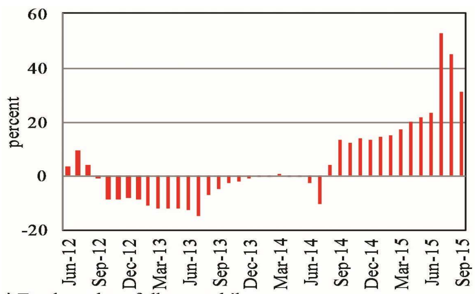

* Total number of all automobiles
Source: Pakistan Bureau of Statistics

مضبوط طلب سے گاڑیوں کے شعبے میں نمو کو تقویت ملی

گاڑیوں کے شعبے میں مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مضبوط نمو ہوئی (شکل 2.3)۔ پنجاب حکومت کی جانب سے اپنا 'روزگار اسکیم' متعارف کرانے، سیڈان کے نئے ماڈل مارکیٹ میں آنے اور کمرشل بینکوں کی جانب سے کارمالکاری کے لیے زوردار بازارکاری سے مسافر کاروں میں مضبوط نمو ہوسکی۔[23] توقع ہے کہ فروری 2016ء کے بعد جب 'اپنا روزگار' اسکیم سے پیدا ہونے والی طلب کا خاتمہ ہو جائے گا تو کاروں کی پیداوار میں کچھ کمی واقع ہوگی۔[24]

مقامی طلب سے سیمنٹ کی صنعت کو تقویت حاصل ہوئی

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی صنعت میں 4.6 فیصد کی بلند نمو ہوئی جبکہ مالی سال 15ء کی اسی مدت میں 2.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس نمو کا اہم سبب انفراسٹرکچر اور رہائش کے بڑے منصوبوں سے پیدا ہونے والی طلب تھی۔ دوسری جانب بیرونی طلب کمزور رہی جس کی عکاسی مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں خاصی کمی سے ہوتی ہے۔[25]

توقع ہے کہ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت انفراسٹرکچر کے منصوبوں اور تربیلا اور بھاشا ڈیموں کی درجہ فزونی (اپ گریڈیشن) سے سیمنٹ کی ملکی طلب میں مزید اضافہ ہوگا۔ سیمنٹ کے بڑے پیدا کنندہ پہلے ہی اپنی پیداواری استعداد میں توسیع کے ذریعے طلب میں اس اضافے کو پورا کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

22 حکومت نے 15 اکتوبر 2015ء میں زرِاعانت کو نوٹیفائی کر دیا تھا۔

23 مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں کمرشل بینکوں کی کارمالکاری میں 5.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 3.6 ارب روپے بڑھی تھی۔

24 اس تناظر میں دیکھیں تو گاڑیوں کی صنعت نے مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں کاروں کے 20,505 اضافی یونٹ تیار کیے جن میں نصف سے زائد 'اپنا روزگار' اسکیم کے تحت تیار کیے گئے۔

25 سیمنٹ کی برآمدات کے حجم میں مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 36.7 فیصد جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.3 فیصد کمی آئی تھی۔ یہ کمی افغانستان، بھارت اور جنوبی افریقہ کی تینوں اہم منڈیوں میں دیکھی گئی۔

کیمیکلز کے شعبے کی پیداواری استعداد میں توسیع

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کیمیکلز کی پیداوار میں 13.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 7.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ نمو کاسٹک سوڈا کے جز میں ہوئی جس میں ایک بڑے کمرشل مینوفیکچرر نے جون 2015ء میں اپنے نئے قائم کردہ پلانٹ سے کمرشل پیداوار شروع کر دی تھی۔[26] اس شعبے میں مزید توسیع متوقع ہے کیونکہ وہی کمپنی ایک اور پلانٹ نصب کر رہی ہے جو 2017ء میں پیداوار شروع کر سکتا ہے۔

جدول 2.9: فولاد کی پیداوار (جولائی تا ستمبر)

ہزار ٹن

	م س 15ء	م س 16ء
نجی شعبہ		
سلاخیں	576,680	684,258
ایچ آر چادریں/ پٹیاں	708,851	766,000
پاکستان اسٹیل ملز		
پگ آئرن	50,075	1,509
سلاخیں	1,149	-
ایچ آر چادریں/ پٹیاں/ پلیٹیں/ گولے	34,820	-
سی آر چادریں/ پٹیاں/ پلیٹیں/ گولے	1,427	-

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پاکستان اسٹیل مل کی کارکردگی مایوس کن رہی لیکن نجی فولاد سازوں کی پیداوار میں مضبوط نمو ہوئی

جولائی 2015ء میں پاکستان اسٹیل مل کی مکمل بندش سے م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فولاد کے شعبے میں ہونے والی مجموعی نمو متاثر ہوئی۔ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں فولاد کی مجموعی پیداوار 5.3 فیصد کم ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 13.9 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی تھی۔ تاہم نجی شعبے کے فولاد سازوں نے 12.9 فیصد نمو حاصل کی جو م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں 11.3 فیصد بلند ہے **(جدول 2.9)**۔

پاکستان اسٹیل مل کی پیداوار میں نظم و نسق کے مسائل رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ اس وقت پیداوار روک دی گئی ہے اور رقم کی قلت کا شکار ہونے کی وجہ سے اسٹیل مل اپنے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے درکار وسائل پیدا کرنے سے قاصر ہے۔[27]

ٹیکسٹائل کو مسلسل کمزور عالمی طلب کا سامنا رہا

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے میں 0.7 فیصد کی پست نمو ہوئی جبکہ مالی سال 15ء کی پہلی سہ ماہی میں 1.5 فیصد تھی۔[28] یورپی منڈی سے کمزور طلب کے باعث پارچہ بافی میں سست پیش رفت ہوئی۔ امریکہ میں بھارت، ویت نام جیسے دیگر برآمدی ممالک پاکستان کو اس کے حصے سے محروم کر رہے ہیں **(باب 5)**۔

دھاگے کے جز میں بھارت کے سستے دھاگے کی دستیابی کے باعث پاکستان کے مقامی اشیا سازوں کو سنگین مشکلات کا سامنا ہے۔ تاہم حکومت کی جانب سے یکم نومبر 2015ء سے دھاگے کی درآمدات پر 10 فیصد ڈیوٹی عائد کرنے سے صورتِ حال میں کچھ بہتری متوقع ہے۔

---

26 اتحاد کیمیکل نے ایک نیا لون ایکس چینج ممبرین پلانٹ قائم کیا تھا جو جون 2015ء سے آپریشنل ہو چکا ہے۔

27 حکومت نے واجب الادا بقایا جات اور ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے 25 اپریل 2014ء کو 18.5 ارب روپے کے تشکیل نو منصوبے کی منظوری دی تھی۔

28 تاہم پہلی سہ ماہی کے بعد ٹیکسٹائل کے شعبے نے کچھ بہتری دکھائی ہے اور جولائی تا اکتوبر مالی سال 16ء کے دوران اس میں 0.96 فیصد نمو ہوئی۔

درآمدات کی مسابقت کاغذ کی صنعت پر دباؤ بڑھا رہی ہے

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کاغذ کی پیداوار میں 22.6 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ سستی درآمدی مصنوعات سے سخت مسابقت نے صنعت کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ مقامی منڈی میں مسابقت کا حامل رہنے کے لیے اپنی قیمتوں میں کمی کرے۔ علاوہ ازیں، مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اشیا سازی کا ایک بڑا پلانٹ مرمت اور دیکھ بھال کے مرحلے سے گذرا تھا جس سے کاغذ اور گتے کی پیداوار میں مزید کمی ہوگئی تھی۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کاغذ اور منسلک صنعتوں کی پیداوار پنجاب میں گذشتہ برس گیس کی قلت سے متاثر ہوئی تھی۔ اس کے نتیجے میں اشیا سازوں کو فرنس آئل پر انحصار کرنا پڑا جس سے ان کی پیداواری لاگت بڑھ گئی۔

جدول 2.10: خدمات کے شعبے کے اظہاریے

اربِ روپے، بصورت دیگر درج شدہ

	جولائی تا ستمبر	
	م س15ء	م س16ء
تھوک وخردہ تجارت (18.3 فیصد)		
تھوک وخردہ کے لیے قرضے کا استعمال (آمدورفت)	3.0	-6.0
درآمدات (ارب امریکی ڈالر)	12.5	10.7
بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال نمو)	2.6	3.9
پیٹرول اور ڈیزل کی فروخت (ہزار میٹرک ٹن)	2,645	3,056
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری ومواصلات (13.4 فیصد)		
قرضے کا استعمال (آمدورفت)	-2.0	0.4
ٹرانسپورٹ شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت (ہزار میٹرک ٹن)	798.4	969
کمرشل گاڑیوں کی پیداوار (تعداد)	14,137	22,633
کارگو ہینڈلنگ (ملین ٹن)	10.8	12.4
ٹیلی گنجانیت (آخر مدت)	60.7	63.3
براڈ بینڈ استعمال کنندگان (تعداد ملین میں)	16.9	21.2
پی ٹی سی ایل کا مجموعی منافع	-0.41	-0.37
مالیات وبیمہ (3.1 فیصد)		
اثاثوں پر منافع (فیصد)	2.2	2.6
ایکویٹی پر منافع (فیصد)	24.2	26.6
منافع بعد از ٹیکس	41.5	49.2
مجموعی قرضہ (آمدورفت)	143.6	131.9
عمومی حکومتی خدمات (7.4 فیصد)		
عمومی حکومت اور دفاع پر اخراجات (ارب روپے)1	359.0	410.0

قوسین میں دیے گئے اعداد و شمار مالی سال 15ء کے دوران جی ڈی پی کے حصے کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماخذ: پی بی ایس، ایس بی پی، او سی اے سی، اے پی سی ایم اے، پی اے ایم اے، کے پی ٹی۔

1 اس میں وفاق کے نظم عامہ، پنشن اور صوبائی جاری اخراجات شامل ہیں۔

2.4 خدمات کا شعبہ

خدمات کے شعبے کے اہم اظہاریوں سے مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ایک ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے (جدول 2.10)۔ مثلاً، تھوک اور خردہ تجارت میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بہتر کارکردگی سے ہونے والے فائدے نے خریف کی کمزور فصلوں کی جزوی تلافی کر دی۔

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات کے اظہاریوں میں کچھ بہتری دیکھی گئی جس کی عکاسی ٹرانسپورٹ شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے، کمرشل گاڑیوں کی بلند پیداوار اور گذشتہ برس کی نسبت بندرگاہوں پر زیادہ سامان کی نقل و حمل سے ہوتی ہے۔[29]

[29] مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کراچی کی بندرگاہ پر سامان کی نقل و حمل 12.4 ملین ٹن کے ساتھ 14 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے جو ایک سال قبل 10.8 ملین ٹن تھی۔

مسافر اور مال برداری شعبوں کی جانب سے مسافروں اور تاجروں کو متوجہ کرنے سے پاکستان ریلوے کی مالی صورتِ حال میں بہتری آئی ہے۔ یہ کرایوں میں کمی، مال برداری شعبے میں زیادہ انجنوں کی دستیابی اور مسافر ٹرینوں کی آمدورفت میں وقت کی پابندی میں بہتری کا نتیجہ تھا۔

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیلی کام شعبے میں بہتری دیکھی گئی جس کی وجوہات میں براڈ بینڈ کے صارفین کی تعداد میں اضافہ، بہتر سیلولر اور ٹیلی ڈینسٹی (گنجانیت) اور پی ٹی سی ایل کے مالی نقصانات میں کمی شامل ہیں۔ مواصلاتی خدمات کی قدر اضافی میں اہم حصہ پی ٹی سی ایل کا ہے جسے مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 371 ملین روپے کا نقصان ہوا جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 407 ملین روپے کے نقصان سے کم ہے۔ اگرچہ براڈ بینڈ استعمال کنندگان کے صارفین کی تعداد میں خاصا اضافہ ہوا ہے لیکن ٹیلی کام شعبے میں قیمتوں کی مسابقت اور بلند ٹیکس کے اثرات کی وجہ سے ڈیٹا کے صارفین کی تعداد میں زیادہ اضافہ نہیں ہوسکا (باکس 2.2)۔

مالیات و بیمہ کی جانب سے قدر اضافی کا انحصار مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بینکاری شعبے کی کارکردگی پر تھا جس میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔ مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بعد از ٹیکس منافع گذشتہ برس کی اسی مدت کے 41.5 ارب روپے سے بڑھ کر 49.2 ارب روپے ہوگیا۔ اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع جیسے نفع یابی کے اہم اظہاریوں میں گذشتہ برس کی نسبت بہتری دیکھی گئی۔ آمدنی میں اضافے کا سبب حکومتی تمسکات میں فنڈز کو رکھنا تھا۔

باکس 2.2: پاکستان میں موبائل اور انٹرنیٹ کی گنجانیت میں کیا چیز رکاوٹ ہے؟

موبائل فون صارفین کی تعداد کے لحاظ سے دنیا کے سرفہرست 10 ممالک میں شامل ہونے کے باوجود پاکستان میں براڈ بینڈ اور موبائل صارفین کا حصہ ابھی تک پست ہے (**جدول 2.2.1**)۔ ملک میں 130 ملین افراد کی ایک وسیع منڈی موجود ہے جسے براڈ بینڈ خدمات کی ضرورت ہے۔ اس وقت ملک میں براڈ بینڈ کے 16.7 ملین صارفین موجود ہیں۔ یہ براڈ بینڈ کے جز میں وسیع امکانات کو ظاہر کرتا ہے۔

جدول 2.2.1: موبائل فون (2014ء)

	درجہ	پاکستان	دنیا
موبائل گنجانیت	167	73.3	96.3
صارفین کی تعداد (ملین)	10	135.8	6965
انٹرنیٹ گنجانیت	152	13.8	40.7

نوٹ: موبائل اور انٹرنیٹ گنجانیت کی پیمائش فی 100 افراد میں سے استعمال کنندگان کی تعداد سے کی جاتی ہے۔
ماخذ: عالمی ترقی کے اظہاریے

خدمات کے معیار، نرخوں کے پیچیدہ ڈھانچے، آلات کے بلند چارجز اور اس شعبے پر بھاری ٹیکسوں کا نفاذ موبائل اور براڈ بینڈ کے کم استعمال کا ایک اہم سبب ہے (**شکل 2.2.1**)۔ موبائل آپریٹرز کے نقطہ نظر سے مارکیٹ میں داخلے کی بھاری لاگت، مہنگے آلات، فکسڈ لائن کا خراب انفراسٹرکچر اور نئے درآمدی سازوسامان پر ٹیکس ملک کے پسماندہ علاقوں میں ایسی خدمات کی توسیع کے لیے درکار نئی سرمایہ کاری کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔

پاکستان میں موبائل کے شعبے پر بھاری ٹیکس عائد ہیں جو آلات، استعمال اور سم کارڈز کو متاثر کرتے ہیں۔
ذیل میں وہ اہم ٹیکس دیے گئے ہیں جو پاکستان میں موبائل صنعت کے صارفین اور فراہم کنندگان کو براہ راست متاثر کرتے ہیں:
*موبائل خدمات پر 19.5 فیصد جی ایس ٹی
*موبائل خدمات پر 14 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس

*موبائل ہینڈ سیٹس پر 250 روپے کسٹم ڈیوٹی
*براڈ بینڈ انٹرنیٹ خدمات پر ٹیکس کی شرح پنجاب میں 2 ایم بی پی ایس رفتار سے زائد پر 19.5 فیصد ہے۔[30] سندھ میں اگر براڈ بینڈ کابل 1500 روپے سے زائد ہو تو ٹیکس 18 فیصد ہے۔
* آواز کی وصولی، سوئچنگ اور ڈیٹا کی راؤٹنگ وغیرہ کے لیے استعمال ہونے والے آلات کی درآمد پر 10 فیصد ڈیوٹی عائد ہے۔
*32 فیصد کارپوریٹ ٹیکس۔

شکل 2.2.1: ٹیلی کام شعبے میں ٹیکسوں کی شرحیں

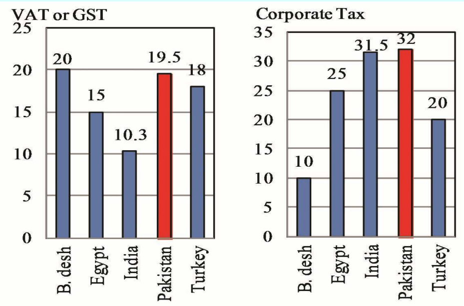

Source: Groupe Speciale Mobile Association

دنیا بھر میں عوام کو دستیاب فوائد اور سماجی ترقی و معاشی نمو پر اس کے اثرات کی وجہ سے ڈیٹا خدمات یا موبائل انٹرنیٹ کو تمام ٹیکسوں سے استثنا حاصل ہے۔ جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انٹرنیٹ کے استعمال میں اضافے کے ملک کی اقتصادی نمو پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ 120 ممالک کے تجزیے کی بنیاد پر عالمی بینک نے نشاندہی کی ہے کہ براڈ بینڈ خدمات کی سرایت میں 10 فیصد اضافے سے اقتصادی نمو میں 1.3 فیصدی درجے اضافہ ہوتا ہے۔[31] ایک اور جائزے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ انٹرنیٹ معاشی نمو میں ایک مثبت اور اہم کردار ادا کرتا ہے۔[32] اس لیے ہمیں یقین ہے کہ پاکستان میں موبائل خدمات پر بھاری ٹیکسوں کا نفاذ ملک کی معاشی نمو کے لیے خوش آئند نہیں۔

30 پنجاب حکومت کی جانب سے 28 مئی 2015ء کو نافذ کردہ ٹیکس بعد ازاں 25 نومبر 2015ء کو نوٹی فکیشن نمبر (Vol-II) 2014-15/ 1-1 (tax) SO کے ذریعے واپس لے لیا گیا تھا۔

31 عالمی بینک، کیا نگ 2009ء: براڈ بینڈ کا اقتصادی اثر:
(http://siteresources.worldbank.org/EXTIC4D/Resources/IC4D_Broadband_35_50.pdf)

32 چوئی، چانگ کیو اور میانگ اینچ یی۔ ''اقتصادی نمو پر انٹرنیٹ کا اثر: ملک گیر پینل ڈیٹا کی شہادت۔'' اقتصادی مراسلات 41-39 (2009)105۔